حضرت فاطمہ علیہا السلام کی عصمت وصداقت

پیشکش: حق سر بلند چینل

https://whatsapp.com/channel/۰۰۲۹VbBZkQrADTO۹tqp۵XV۱A

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین الصلاۃ والسلام علی محمد و آلہ الطاہرین
صلوات اللہ علیہم اجمعین

و لعنۃ اللہ علی منکری فضائلھم و عصمتھم الی یوم القیامۃ

اہل بیت ع کی توہین کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے بس ہر زمانے میں افراد بدلتے رہے کبھی امویوں کے مال خوردہ اور کبھی عباسیوں کے تربیت یافتہ اپنی اپنی نجس افکار کے ساتھ بغض اہل بیتؑ کا اظہار کرتے رہے اور آج کے دور میں بھی گستاخ اپنی کارستانیوں سے باز نہیں آ رہے جیسا کہ جلالی نے ملکہ عصمت سیدہ فاطمہ ع کو نعوذ باللہ خطاکار کہا ہے۔

کس قدر مظلومیت ہے ٹکے ٹکے کا انسان اٹھ کر خاندان عصمت پر زبان درازی کر رہا ہے اگر یہی بات کسی صحابی کے بارے کہی گئی ہوتی تو اب تک کئی بھونچال آ چکے ہوتے ہم جانتے ہیں اہل سنت میں اچھے لوگ بھی ہیں محب حضرات بھی بہت زیادہ ہیں مگر جلالی جیسے ناصبیوں کی بھی کوئی کمی نہیں یہ اپنے آپ کو بریلوی کہتا ہے مگر اس کی روش کٹر ناصبیوں والی ہے۔

یہ جلالی، رسول اللہ ص کی دختر پر زبان درازی کر رہا ہے آیئے دیکھیں اس سیدہ فاطمہ کا مقام صداقت و عصمت کیا ہے۔۔۔

فاطمہ ع صدیقہ ہیں

یہ تمام روایات جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے صدیقہ ہونے کی گواہی دیتی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الرَّئِيسُ الْفَقِيهُ بِمَرْوَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ النَّيْسَابُورِيُّ بِمَرْوَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَبْرَشُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ذُكِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: «مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي وَلَدَهَا» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ[1]

جب حضرت عائشہ کے پاس حضرت فاطمہ ع بنت نبی ﷺ کا ذکر کیا گیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: میں نے کائنات میں فاطمہ ع سے بڑھ کسی سچا نہیں پایا سوائے انکے بابا ﷺ کے۔

امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے----

عن عائشة قالت : ما رأيت أفضل من فاطمة غير أبيها ، قالت : وكان بينهما شيء؟ ، فقالت : يا رسول الله سلها فإنها لا تكذب ، رواه الطبراني في الأوسط وأبو يعلى إلاّ أنها قالت : ما رأيت أحداً قط أصدق من فاطمة ، ورجالهما رجال الصحيح۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا میں نے فاطمہؑ سے افضل کسی کو نہ پایا سوائے اسکے بابا رسول اللہ ﷺ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ اور جناب فاطمہ ع کے درمیان کوئی بات ہوئی تو حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ فاطمہ سے پوچھیے پس بیشک وہ جھوٹ نہیں بولتی

۱۔المستدرک علی الصحیحین للحاکم - ذکر مناقب فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۷۵، کتاب سیر اعلام النبلاء لشمس الدین الذہبی (ط الرسالۃ) - فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۳۱۔

طبرانی نے اوسط میں اور ابو یعلی نے روایت کیا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے فاطمہؑ سے زیادہ کسی کو سچا نہ پایا (ان دونوں کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں)۔[1]

اسی مفہوم کی روایت الصالحہ الشامی نے ابو یعلی نے نقل کی اور فرمایا:

وروى أبو يعلى برجال الصحيح عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: ما رأيت أحدا قط أصدق من فاطمة رضي الله تعالى عنها إلا أن يكون أباها صلى الله عليه وسلم۔

ابو یعلی نے رجال صحیح کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت کی انہوں نے فرمایا: میں نے فاطمہ کے بابا رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کو فاطمہ ع سے سچا نہیں پایا۔[2]

اہل سنت امام بخاری نے روایت صحیح درج فرمائی:

(صحيح) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ۔

۱۔ مجمع الزوائد: الھیثمی، باب مناقب الحسین بن علی ع الجزء ۹ ص ۲۰۱، المعجم الأوسط لطبرانی ۳/ ۱۳۷، رقم (۲۷۲۱)، کتاب المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ۔ باب فضائل فاطمۃ صلی اللہ و سلم علی إبیہا و علیہا رضی اللہ عنہا و فضل ابنیہا رضی اللہ عنہما ص ۱۷۷، حدیث ۳۹۵۷، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء — ابو نعیم اصفھانی ج ۲ ص ۴۱، کتاب إجلاء الحقیقۃ فی سیرۃ عائشۃ الصدیقۃ۔ المبحث الثانی العلاقۃ الحسنۃ بین عائشۃ و فاطمۃ رضی اللہ عنہما، ص ۱۰۳، کتاب اتحاف السائل بما لفاطمۃ من المناقب والفضائل۔ منزلتہا و محبتہ صلی اللہ علیہ و سلم لہا ص ۲۸۔

۲۔ کتاب سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد۔ الصالحہ الشامی العاشر فی إنہا إصدق الناس لہجۃ ص ۷۴۔

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنھا نے فرمایا میں نے تمام لوگوں میں گفتگو، اور بیٹھنے میں فاطمہ ع سے زیادہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں پایا۔[1]

اس کے علاوہ روایات بہت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدہؑ کے عادات وخصائل وگفتار ورفتار سب رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھی۔۔۔

جب کائنات میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا سے سچا اور کوئی نہیں تو آج کل کے کسی انسان کی کیا جرات ہے جو انکو نعوذ باللہ خطاکار کہے۔

جناب سیدہ فاطمہؑ کی عصمت

انبیاء کی عصمت پر تمام اہل اسلام متفق ہیں بات جب انبیاءؑ کے علاوہ کسی کی عصمت کی آتی ہے تو بھانت بھانت کے فتوے آنا شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ انبیاءؑ کے علاوہ بھی کسی کی عصمت کا قائل ہونا نہ ہی ختم نبوت کا انکار ہے اور نہ ہی کفر ہے جس کی تصریح اہل سنت علماء کی ہی کتب میں موجود ہے

عصمت کے متعلق شیعہ موقف

ہم آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بارہ ائمہ ع اور سیدہ کائنات فاطمہ ع کو معصوم عن الخطا مانتے ہیں اور عصمت سے ہماری مراد عصمت جبری نہیں بلکہ اختیاری ہے کہ امکان کے باوجود ان ہستیوں نے اللہ کی نافرمانی نہیں کی اور پوری زندگی اطاعت خدا میں بسر کی (نظریہ عصمت پر ہماری تمام اعتقادی کتب میں وضاحت موجود ہے طالب حق جعفر سبحانی صاحب کی الہیات وعلامہ حلیؒ کی باب حادی عشر وغیرھا کی طرف رجوع کر سکتے ہیں اور مختصر وضاحت اگلی بحث میں بھی کر دی جائے گی)

اب ہم اپنا یہی موقف اہل سنت کتب سے ثابت کریں گے

۱۔ کتاب صحیح الأدب المفرد۔ باب قیام الرجل لأخیہ، ص ۳۵۵، الجامع الصحیح للسنن والمسانید۔ تقبیل الأولاد عند السلام : صہیب عبد الجبار، ص ۳۳۴۔

۱. پہلا مرحلہ عصمت کی تعریف
۲. دوسرا مرحلہ: کیا غیر انبیاء میں عصمت ماننا درست ہے یا نہیں؟
۳. تیسرا مرحلہ: بارہ ائمہ ع وسیدہ فاطمہ ع کی عصمت کی تصریح

پہلا مرحلہ عصمت کی تعریف

شیعہ کے نزدیک عصمت کی تعریف:

لطف يفعله الله في المكلف بحيث لا يكون له مع ذلك داع إلى ترك الطاعة، ولا إلى فعل المعصية، مع قدرته على ذلك۔[1]

عصمت اللہ کی جانب سے مکلّف پر ایک لطف ہے جس کے ہوتے ہوئے اطاعت کو چھوڑنے اور معصیت کو انجام دینے کا داعی نہیں ہوتا جبکہ وہ اس (معصیت) پر قادر ہوتے ہیں۔
اب دیکھیں اہل سنت کے ہاں عصمت کے معنی کیا ہیں علامہ سید شریف جرجانی لکھتے ہیں:

العصمة ملكة اجتناب المعاصي مع التمكن منها۔[2]

گناہ کر سکنے کے باوجود گناہ سے اجتناب کا ملکہ عصمت کہلاتا ہے۔

ملكة نفسانية يخلقها الله سبحانه في العبد فتكون سببا لعدم خلق الذنب فيه۔[3]

عصمت وہ ملکہ نفسانیہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے میں پیدا کرتا ہے جو اس میں گناہ پیدا نہ کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

۱- الٰالہیات علی ہدی الکتاب والسُّنۃ والعقل (مکی العاملی، محمد)، الجزء: ۳، الصفحۃ: ۱۵۸، الاعتماد فی شرح واجب الاعتقاد (الفاضل المقداد)، الجزء: ۱، الصفحۃ: ۴۲، مناہج الیقین فی اِصول الدین (العلامۃ الحلی)، الجزء: ۱، الصفحۃ: ۴۲۴۔
۲- تعریف الاشیاء المعروف بالتعریفات، ص ۶۵ طبع مصر۔
۳- نبراس شرح شرح العقائد لملتانی ص ۵۳۲۔

دونوں مکاتب کی تعریفیں ملاحظہ کی گئی الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے البتہ اہل سنت ،انبیاءؑ کے لئے معصوم اور صحابہ کے لئے محفوظ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جبکہ دونوں کی تعریف ایک جیسی ہی کی جاتی ہے اوپر عصمت کی تعریف ملاحظہ کریں اور درج ذیل عبارت پر غور کریں۔

واحتج أصحابنا على عدم وجوب العصمة بالإجماع على إمامة أبي بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم مع الإجماع على أنهم لم تجب عصمتهم وإن كانوا معصومين بمعنى أنهم منذ آمنوا كان لهم ملكة اجتناب المعاصي مع التمكن منها۔[1]

ہمارے علماء نے امامت اصحاب ثلاثہ کی امامت پر اجماع کے ساتھ انکی عدم عصمت پر استدلال کیا ہے درحالانکہ اصحاب ثلاثہ کے لئے عصمت لازم نہیں مگر وہ اس معنی میں معصوم ہیں کہ جب سے وہ ایمان لائے ان کے پاس گناہ پر قدرت کے باوجود ان سے اجتناب کا ملکہ ہے۔

مجھے اس مقام پر معصوم کی تعریف اور مندجہ بالا عبارت میں عصمت کے مفہوم میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تو پھر میں کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ماننے پر آئیں تو اصحاب ثلاثہ کو معصوم مان لیں اور نہ مانیں تو چادر تطہیر کی ملکہ عصمت سیدہ فاطمہ ع کو خطاکار کہہ دیں۔

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۱۔ شرح المقاصد فی علم الکلام، ج۵، ص۲۴۹ اسم المؤلف: سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی الوفاۃ: ۷۹۱ھ۔، دار النشر عالم الکتب۔

دوسرا مرحلہ: کیا غیر انبیاء میں عصمت ماننا درست ہے یا نہیں؟ کیا اس سے کفر لازم آتا ہے؟

ہم یہاں کچھ عبارات اہل سنت علماء کی پیش کئے دیتے ہیں جن سے انبیاء ع میں عصمت کے حصر کی نفی ہو جاتی ہے

شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا:

امام نائب نبی است و نبی صاحب شریعه است نه صاحب مذهب ۔۔۔چوں امام معصوم از خطا است و حکم نبی دارد۔[1]

امام نبی کا نائب ہوتا ہے اور نبی صاحب شریعت ہوتا ہے نہ کہ صاحب مذہب۔۔۔اور جو امام خطا سے معصوم ہے (اس مورد میں) حکم نبی کا رکھتا ہے۔

اور شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

وکذالک نقول لا ریب عند احد عامیا کان او عالما ان الانبیاء علیهم السلام کانوا مجبولین علی الصدق والعفاف والورع الاعمال الحسنة قبل النبوة ایضا و ان قوما سوی الانبیاء یجبلون علیها ایضا و ان هذه الخصلة فی المسماة بالعصمة۔[2]

اسی طرح ہم کہتے ہیں عام آدمی ہو یا عالم کسی کو اس امر میں شک و شبہ نہیں ہے کہ صدق و پاک دامنی، تقوی اور اعمال حسنہ نبوت سے قبل بھی انبیاء کی فطرت میں شامل ہوتے ہیں اور انبیاء کے علاوہ بھی کچھ لوگوں کی فطرت میں ہوتے ہیں اور اسی خصلت کو عصمت کہا جاتا ہے۔

۱۔ تحفہ اثنا عشریہ ص۱۰۹ طبع ثمر ہند۔

۲۔ تفہیمات الٰہیہ ج۲ ص۲۱ مطبوعہ بجنور۔

پھر شاہ ولی اللہ مزید ایک مقام پر لکھتے ہیں :

پس وارث آنحضرت ﷺ هم بسه قسم منقسم اند ان فوراثة الذین اخذو الحکمة والعصمة والقطبیة الباطنیه هم اہل بیت و خاصته۔[1]

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث بھی تین اقسام پر ہیں ایک وہ وارث ہیں جنہوں نے حکمت عصمت اور قاطبیت باطنی پائی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں۔

یہی عبارت طاہر القادری صاحب نے السیف الجلی علی منکر ولایۃ علی کے مقدمہ میں ص ۷ پر لکھی ہے۔

مزید شاہ ولی اللہ نے یہ بھی لکھا کہ :

واذا تمت العصمة کانت افاعیله کلها حقه لا اقول انها تطابق الحق بل هی الحق بعینها بل الحق امر ینعکس من تلک الافاعیل کالضوء من الشمس والیه الشار رسول الله ﷺ حیث دعا الله تعالی لعلی کرم الله وجهه الهم ادر الحق معه حیث دار ولم یقل حیث دار الحق۔[2]

جب صاحب حکمت کی عصمت کامل ہو جائے تو اسکے تمام افعال حق ہو جاتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے اعمال حق کے مطابق ہو جاتے ہیں بلکہ وہ عین حق ہوتے ہیں اور حق ایسا امر بن جاتا ہے جو ان افعال سے اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح سورج سے روشنی منعکس ہوتی ہے اور اسی کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے دعا کرتے ہوئے اشارہ کیا فرمایا: حق کو ادھر پھیر جدھر علی پھرے یہ نہیں کہا کہ علی کو ادھر پھیر جدھر حق جائے۔

۱۔ تفہیمات الٰہیہ ج ۲ ص ۱۴۔

۲۔ تفہیمات الٰہیہ ج ۲ ص ۲۲۔

ثم يثبت لهم العصمة التامة والحكمة الكاملة والوجاهة العامة فيصيدون كانهم انبياء لكن لم يوح اليهم۔[1]

پھر انکے لئے عصمت تامہ اور حکمت کاملہ اور عمومی وجاہت ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ وہ اس طرح ہو جاتے ہیں جیسا کہ انبیاء ہیں لیکن انکی طرف وحی نہیں ہوتی۔

اب آخر میں شاہ اسماعیل دہلوی کی عبارت بھی پیش خدمت ہے تا کہ انکے پیروکاروں پر بھی حجت تمام ہو جائے۔

ایں حفظ نصیبه انبیاء و حکماء است و ہمیں را عصمت می نامند ندانی که اثبات وحی باطن و حکمت وجاهت وعصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنت واز جنس اختراع بدعت است۔

اور یہ حفظ انبیاء و حکماء کا نصیب ہے اسی کو عصمت کہتے ہیں یہ نا سمجھنا کہ باطنی وحی و حکمت و جاھت و عصمت غیر انبیاء کے واسطے ثابت کرنا خلاف سنت اور بدعت اختراع کرنے کی جنس سے ہے[2]۔

اس کے علاوہ بھی عبارات کتاب منصب امامت میں موجود ہیں لیکن اثبات مدعیٰ کے لئے پیش کردہ عبارات ہی کافی وشافی ہیں جن میں عصمت کو انبیاء کے علاوہ بھی ثابت کرنے پر علماء نے استدلال کیا اور اپنی عبارات واضح پیش کیں لہٰذا عصمت انبیاء ع سے خاص نہیں غیر انبیاء بھی اس کے حقدار ہو سکتے ہیں اب اگر عصمت انبیاءؑ میں محصور ہے توان بزرگان و دیگر علماء کے متعلق کیا فتوی صادر فرمائیں گے ؟

قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

۱۔ تفہیمات الٰہیہ ج۲ ص ۲۲۔

۲۔ صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی ص ۴۳ مطبوعہ دیوبند۔

تیسرا مرحلہ: بارہ ائمہ ع وسیدہ فاطمہ ع کی عصمت کی تصریح

ائمہ ع کی عصمت مطلقہ کا اقرار کرتے ہوئے ملا محمد معین سندھی لکھتے ہیں:

فلا وجه لان يمترى من له ادنى انصاف فى ان من صدق عليهم هذا الحديث والآية من غير شائبة و هم الآئمة اثنى عشر من اهل البيت وسيدة نساء العالمين بضعة رسول الله ﷺ ام الائمة الزهراء الطاهرة على ابيها وعليها الصلاة والسلام لا شائبة فى كونهم معصومين كالمهدى منهم عليه السلام۔

جو شخص ادنی انصاف سے بھی کام لے گا اس کے لئے اس امر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ اس حدیث وآیت بغیر کسی شائبہ کے مصداق اہل بیت میں سے بارہ امام اور سیدہ نساء العالمین جگر گوشہ رسول ائمہ اطھار کی ماں زہراطاہرہ ہیں اور انکے معصوم ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ انمیں مھدی ع بھی معصوم ہیں[1]۔

مزید لکھتے ہیں:

اذا ثبت هذا علم ان من اقر بصحة حديث التمسك الزام بعصمة الآئمة حتى استحالة الخطاء عنهم كالمهدى ع عليه السلام منهم عند الشيخ و هذا مخصوص فى الآئمة اهل البيت۔

جب یہ امر ثابت ہو گیا تو معلوم ہوا کہ جو شخص حدیث ثقلین سے تمسک صحیح ہونے کا اقرار کرتا ہے اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ائمہ ع کی عصمت حتی ان سے خطا سرزد ہونے کو محال مانے جیسے شیخ اکبر کے نزدیک امام مھدی ع ہیں اور یہ امر عصمت اہل بیت ع کے ساتھ خاص ہے۔[2]

۱- دراسات اللبیب ص ۲۰۹، ۲۰۸ طبع قدیم لاہور۔

۲- دراسات اللبیب ص ۲۱۰ طبع قدیم لاہور۔

ایک دیوبندی شیخ حسین علی واں بچھراں ضلع میانوالی نے بھی امام سجاد ع کو معصوم لکھا وہ تصوف کے سلسلہ شطاریہ کے تحت لکھتے ہیں :

الھی بحرمة امام معصوم حضرت زین العابدین (رض)[1]

عصمت ائمہ ع کے متعلق ڈاکٹر طاہر القادری صاحب ، السیف الجلی علی منکر ولایۃ علی ع کے مقدمے میں لکھتے ہیں :

بعثتِ محمدی ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا گیا، لٰہذا تا قیامت فیضِ نبوتِ محمدی ﷺ کے اجراء و تسلسل کیلئے باری تعالیٰ نے امت میں نئے دروازے اور راستے کھول دیئے جن میں کچھ کو مرتبۂ ظاہر سے نوازا گیا اور کچھ کو مرتبۂ باطن سے۔ مرتبۂ باطن کا حامل راستہ 'ولایت' قرار پایا، اور امتِ محمدی میں ولایت عظمیٰ کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق۔۔۔ مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور ﷺ کی اہلِ بیت اور آلِ اَطہار میں ائمہ اِثنا عشر (بارہ اِماموں) میں جاری کیا گیا۔[2]

نیز طاہر القادری صاحب کی کتاب القول المعتبر فی الامام المنتظر مقدمہ میں ص۱۷ پر یہی مندرجہ بالا عبارت درج ہے اس کے علاوہ متعدد عبارات کو اختصار کے تحت ترک کر رہا ہوں کیونکہ یہی مندرجہ بالا بیانات ہی منصف مزاج کے لئے کافی وشافی ہیں۔۔۔

نتیجہ بحث

محترم قارئین ! ان ادلہ کے تناظر میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا بارہ ائمہ ع کی طرح معصومہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کائنات کی سب سے بڑی صدیقہ ہیں۔

۱۔ فیوضات حسینیہ المعروف بہ تحفہ ابراہیمیہ ص ۲۰۲۔

۲۔ السَّیفُ الجَلِی عَلٰی مُنکِرِ وِلایۃِ عَلیّ رضی اللہ عنہ مقدمہ ص ۱۵۔

بہت کم وقت میں اپنی بساط کے مطابق جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی عصمت و صداقت پر کچھ محدود ادلہ آپ کی خدمت میں پیش کیں اور اس تحریر کے لئے میں نے زیادہ تر استفادہ اپنے محترم و مکرم استاد علامہ آفتاب حسین جوادی صاحب کی کتب و دروس سے کیا جو انہوں نے ہمیں جامعۃ الکوثر میں درس کے دوران لکھوائے تھے خداوند عالم استاد محترم کی زندگی دراز فرمائے اور مجھے بھی اس کاوش کے وسیلے سے بروز محشر خداوند عالم کے حضور شفاعت جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نصیب ہو۔آمین۔

طالب دعا: نعیم عباس نجفی۔